(۶۷) نمبر سلسلہ اشاعۃ العلوم حیدرآباد دکن

المعنیٰ فی بطن الشاعر یا مطلبِ سعدی دیگر

الحمد للہ والمنہ کہ شرح ابیات مولانا مولوی خرم علی صاحب جو مشتمل بر اشعار نصیحت

موسوم بہ

خدا کی قدرت

از تصانیف

ناہج مناہج تحقیق عارف معارف تدقیق عالم باعمل فاضل بے بدل سالک مسالک شریعت طریقت واقف اسرار
معرفت و حقیقت عارف باللہ حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ محمد انوار اللہ صاحب قبلہ حیدرآبادی رحمۃ اللہ علیہ

بفرمائش عالیجناب مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شروانی باہتمام جناب حافظ محمد ولی الدین صاحب مہتمم اشاعۃ العلوم

در مطبع مفیدِ دکن موقوعہ کمان الماس حیدرآباد دکن طبع شد

طبع دوم　　　تعداد جلد　　　ایکہزار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی قدرت کامل عیاں ہے   اُسی کی ساری قدرت ہی جہاں ہے
دیئے انساں کو اُس نے فہم و ادراک   کیا کرتا ہے جس سے سیر افلاک
اُسی کے قبضۂ قدرت میں سب ہے   ہیں سب مخلوق اور وہ سب کا رب ہے
اُسی کے ہاتھ ہے ساری خدائی   خدائی سب اُسی کی ہے بنائی
اُسی نے دی ہے عظمت انبیاء کو   کرامت بخشی اُس نے اولیا کو
سُنو یارو نصیحت کرتے ہیں ہم   اسے مانو۔ رہو دل شاد و خرّم

خدا فرما چکا قرآں کے اندر   مرے محتاج ہیں پیر و پیمبر
تو پھر دشمن جو ہو کوئی خدا کا   بھلا کیونکر نہ وہ محتاج ہوگا

ذرا تو بھائیو خالق سے شرماؤ — بہت بھٹکے کبھی تو راہ پہ آؤ
کبھی حاجت جو پیش آتی ہے تم کو — تو پھر کیسی وہ بھٹکاتی ہے تم کو
ہر ایک کے پاس لیجاتی ہے تم کو — نہیں ایمان کی لاج آتی ہے تم کو
کبھی ہندو سے مانگیں جا کے حاجت — کریں گاہے کرستاں سے لجاجت
کبھی نیچر کی کرتے ہیں خوشامد — خوشامد ہر کہ را کردی خوش آمد
کبھی ہو پارسی کے پاس جاتے — اور اس کے سامنے ہو گڑگڑاتے
کہا حالانکہ ختم المرسلیں نے — ہمارے رحمۃ للعالمیں نے
کہ گر ہو نعل کے تسمے کی حاجت — تو وہ بھی رب سے ہی چاہو بمنت
خدا سے جب پہ تم لائے ہو ایماں — یہ فرمایا سنو اس کا ہے فرماں

نہیں طاقت سوا اس کے کسی میں — کہ کام آوے تمہاری بیکسی میں
جو محبوبِ حق کی ہو یہ حالت — نہ ہووے ان میں جب بالذات طاقت
تو پھر اعدائے حق سے کیا ہی امید — ٹھکانا جن کا ہے دوزخ میں جاوید

مشکوٰۃ میں روایت ہے انس اور ثابت بنانی رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ چاہئے کہ مانگیں تم لوگ اللہ تعالیٰ سے سب حاجتیں یہاں تک کہ تسمہ نعل کا اگر ٹوٹ جاوے اور ثابت رواہ الترمذی ۱۲ منہ

بھلا پیروں سے ہے اتنی تو امید
سفارش سے وہ کر سکتے ہیں تائید

محبانِ خدا ع چاہیں جو حق سے
تو پھر مطلب بھلا کیوں کر نہ نکلے

غضب کی بات ہر دشمن کے آگے
پکارو ہاتھ اے بندو خدا کے

سنو یارو یہ باتیں دل لگا کے
نہیں قدرت کسی میں جز خدا کے

ہیں بت منغوض حق سو انکے محتاج
بنے بیٹھے ہوئے ہیں خود مہاراج

جو خود محتاج ہووے دوسرے کا
بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا

اگر کچھ مانگنا ہو رب سے مانگو
سفارش اس کے محبوبوں سے چاہو

خدا سے اور بزرگوں سے بھی کہنا
یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا

تردد میں دوئی ہوتی ہے یارو
جو کچھ ہو مانگنا خالق سے مانگو

بزرگوں سے اگر کچھ چاہتے ہو
اور ان کو مستقل گر تم نہ سمجھو.

تو یہ پھر مانگنا حق سے ہی ہوگا
ولی کی بس سفارش کا ہے ٹیکا

اگر چاہے سو ان کے کسی سے
کوئی مقصود دشمن سے خدا کے

تو یہ ممکن نہیں کہ مانگتا ہو
خدا سے واسطہ کر کے عدو کو

بھلا مشرک ہے جس نے ایسا مانگا
نہ کہئے اس کو مشرک تو کہیں کیا

ع بخاری کی کتاب الرقاق باب التواضع میں حدیث ہے کہ فرمایا حق تعالیٰ نے [illegible] دوست [illegible] اگر وہ [illegible] مانگے تو [illegible] اسکو دیتا ہوں

جو سمجھے مستقل غیرِ خدا کو — کہیں مشرک ضرور اُس بیحیا کو
خبر قرآن میں ہے یہ محقق — نہ بخشیگا خدا شرک کو مطلق
معاذ اللہ جسے اُسنے نہ بخشا — مقرر وہ جہنم میں پڑے گا
اگر قرآن کو سچ مانتے ہو — تو پھر تم نیتیں کیوں مانتے ہو
عدو اللہ کی منت اور مسلماں — ذرا سوچو تو کیسا ہے یہ ایماں
تمہیں یہ طورِ بد کس نے سکھایا — محمدؐ نے کہاں یہ کہہ بتایا
ہی شیطاں دشمنِ اولادِ آدم — سکھاتا ہے وہی راہ جہنم
کسی کو بت پرستی ہی سکھاتا — کسی کو ہے وہ قبروں پہ جھکاتا
کہ ہاں توڑو مزاریں اولیا کی — جو ممکن ہو تو قبر مصطفٰے ابھی
شہیدوں کی بھی قبروں کو سراسر — زمیں کے ساتھ کر دیجے برابر
نشاں اُنکا کہیں رہنے نہ دیجے — اثر ان کا مٹا دیجے زمیں سے
سبب یہ ہی کہ شیطاں پر ہے لعنت — اُسے رحمت سے ہوتی ہے اذیت
اور ان حضرات کی قبرونپہ دائم — نزولِ رحمتِ خالق ہے پیہم
تو مارے رشک کے چھتا ہی مردود — کہ کھدوا کر انھیں کردیوے نابود

عہ امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں قول سفیان بن عیینہ کا نقل کیا ہے عند ذکر الصالحین تتنزل الرحمۃ ۱۲

نکالا اس لئے ڈھنگ اُس نے ایسا — کہ مٹ جائے جہاں سے نام ان کا
نہ ہووے تا کہیں ذکر اُن کا مطلق — اتر آوے نہ اوس جا رحمتِ حق
مگر کیا کر سکے بیچارہ شیطاں — خدا ہووے کسی کا جب نگہباں

غرض اللہ سے دونوں کو روکا — بھُلا کر راہِ حق خندق میں جھوکا

مسلمانو ذرا سوچو تو دل میں — پھنسے ہو کس طرح تم آب و گل میں
نہ جانو اُن کو خدا کی شکل اپنے — فرشتوں سے ہیں برتر اُنکے رُتبے

بہت غفلت میں سوئے اب تو جاگو — خدا کے ہوتے بندوں سے نہ مانگو
بھلا ان کافروں سے مانگنا کیا — وسیلے کو نہیں بس اولیا کیا

وہ مالک ہی سب اُسکے آگے لاچار — نہیں ہی کوئی اُسکے گھر کا مختار
کرے باکا نہ بوجھے یا الٰہی — دئے کیوں انکو رُتبے لا تناہی

وہ کیا ہی جو نہیں ہوتا خدا سے — جسے تم مانگتے ہو اولیا سے
جو کچھ تم چاہتے ہو اولیا سے — وہ سب بے شبہ ہوتا ہے خدا سے

ع یعنے اولیاء کے صرف قبروں اور جسموں ہی کی آب و گل میں نظر کو تم نے روک رکھی ہے چشمِ بصیرت کو کھولو اور اون کے مرتبوں کو دیکھو کیا ہیں ۱۲

سه یعنے جو کچھ تم اولیاء سے چاہتے ہو وہ سب خدا تعالیٰ سے ہو سکتا ہے صرف اجابت دعا کیلئے ذریعہ چاہئے

تو [illegible] سے اولیاء کے   دلادیں گے دُعا کرکے خدا سے

بیان شرک سُن کہتے ہیں مردک   کہ منکر ہیں بزرگوں سے بلا شک

غلط فہمی ہی دیکھی ان سے اکثر   یہ ناداں دوست ہیں دشمن سے بدتر

قصور فہم کو کوئی کرے کیا   تھا مطلب کچھ تو کچھ کا کچھ ہی سمجھا

ہوا اچھا بہت ہی خیر گذری   جو ہم نے جلد شرح متن لکھی

دگرنہ مطلب اشعار بے غور   عزیزوں نے بنا رکھا تھا کچھ اور

ارے لوگو زباں اپنے کو روکو   بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو

خدا لعنت کرے اُس روسیہ پر   کہ جس کے دلمیں ہے بغض پیمبر

جسے ہو بغض آل مصطفےٰ کا   خدا اُس کو کرے دوزخ کا کندا

جسے اصحاب حضرت سے ہو انکار   رہی ہر دم خدا کی اُسپہ پھٹکار

جسے کچھ بغض ہووے اولیا سے   ہمیشہ ابر لعنت اُسپہ برسے

اب اتنا اور بھی سُن رکھئے حضرت   جو حق پر نا چلے اُسپر بھی لعنت

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو   اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

تو اپنے حال میں کچھ سوچ کر کچھ   زباں اب بند کر واللہ اعلم

کہیں فرطِ محبت سے نہ وہ بات
نکل آئے کہ جس کا ہو نہ اثبات

بیاں اتنی نہ کر ان کی فضیلت
کہ کچھ کا کچھ سمجھ لیں اہلِ بدعت

خدا مختار ہے چاہے سو کہدے
وہی جانے دئے انکو جو رتبے

اگر ارشادِ نبی یہ صاف ہوا ہے
وگر نیمطش دیتی کہا ہے

تو ہم کہتے ہیں لائے دل سے ایماں
اگرچہ فہم معنی میں ہیں حیراں

مگر دے ہمکو وہ **انوار** ایماں
الٰہی جس سے سمجھیں تیرا فرماں

(پ)

تمت بالخیر

ع بخاری شریف کی کتاب الرقاق باب التواضع میں حدیث ہے جسکا ترجمہ یہ ہے ہمیشہ بندہ قریب ہوتا جاتا ہے طرف میرے بیان تک کہ دوست رکھتا ہوں میں اسکو پھر جب دوست رکھتا ہوں اسکو تو ہو جاتا ہوں سماعت اس کی جس سے سنتا ہے اور بصارت اسکی جس سے دیکھتا ہے اور ہاتھ اسکا جس سے پکڑتا ہے اور پاؤں اسکا جس سے چلتا ہے انتہٰی اور ایک روایت میں ہے مجھ ہی سے سنتا ہے وہ اور مجھ ہی سے دیکھتا ہے وہ اور مجھ ہی سے پکڑتا ہے اور مجھ ہی سے چلتا ہے